بسم اللہ الاول الآخر الرحمان الرحیم

بعض صحابہ و صحابیات کے انفرادی فضائل

حصہ اوّل

مصنف : محمد نبراس

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۰   بسم اللہ الرحمان الرحیم ۰

بعون

اللہ الملک العلیم۔

(اللہ) اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّۃً ۰

صحابہ و مسلمین کے (البلد الطیب) سینوں میں حب اللہ و رسولہ کی کھیتی لہلہانے لگی۔

الله،الله في اصحابي! لاتتخذو اهم عرضاً،فمن احبهم فبحبي احبهم..

بعض صحابہ وصحابیات کے انفرادی فضائل۔

ہر دو حصہ۔

تصنیف:

محمد نبراس، اصغر العباد۔

رحمۃ اللہ علیہ ھذہ الایام و یوم ینشا الناس، امین۔

گھوٹوی روڈ، ملوک شاہ، بہاول پور کینٹ۔

(حصہ اول)

عنوان: صفحہ

عنوان	صفحہ
السابق :	۲
الفاظ و مفاہیم۔	۳
حضرت ابو بکرؓ۔	۴
حضرت عمرؓ ۔	۶
حضرت عثمانؓ۔	۸
حضرت علیؓ ۔	۱۰
نظیف ۔	۱۲
ابن مسعودؓ۔	۱۲
سعدؓ ۔	۱۳
زبیرؓ ۔	۱۳
حسنؓ و حسینؓ۔	۱۳
معاویہؓ ۔	۱۴
زیدؓ ۔	۱۵
ابوھریرہؓ ۔	۱۵
بلالؓ ۔	۱۵
سلمانؓ ۔	۱۶
اویسؓ، اصحمہؓ۔	۱۶
مجاہد بچےؓ ۔	۱۷
دحیہ کلبیؓ ۔	۱۷
ابن حذافہؓ ۔	۱۷
ابوایوبؓ ۔	۱۸
وحشیؓ ۔	۱۹
نظرِ غائر۔	۲۰

 اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ.و الَّذِیْنَ مَعَہٗ........ (الفتح:)

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے انفرادی فضائل۔

السابق:

سچ کو جھٹلایا گیا، حق کو ناحق قرار دیا گیا؛ گویا کہ چاند پر مٹی ڈالی گئ ،سورج کو شامیانہ سے چھپانے کی سعی مذموم کی گئ ،مشک کو جعلی مخملین ڈبوں میں بند کرنے کی ناکام کوشش کی گئ مگر ۔

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اُصولوں سے؛ کہ فرمایا: الحقُ یَعْلی ولاَیعلی علیہ.

صدیاں گزر گئیں جعل سازی کے پردے چاک کرتے کرتے ،قرن بیتے حق پر ڈالی جانے والی گرد جھاڑتے جھاڑتے۔ اُن قابلِ صد ہزار ستائش بزرگوں پر رحمتِ بے حساب من المَلِک الوھاب جنھوں نے اپنا عہدِ وفایوں نبھایا کہ زندگیاں تج دیں حفاظتِ کلمۃ اللہ العُلیٰ میں ،اورکوئ دقیقہ فروگزاشت نہ رکھا۔ کعبہ ہی قبلہ رھا، قرآن لغتِ قریش ہی میں چہار دانگ عالم مقبول رہا۔ جس طرح آسمانِ دنیا کے ستاروں سے روشنی کوئ نہ چھین سکا، اِسی طرح من جملہ۔۔۔۔"اصحابی کالنُّجُوم ،فَبِاَیِّھِم اقتدیتم اُھتدیتُم"۔۔۔۔(الحدیث) کا راج زمانوں پر محیط رہا۔

غور کر! اگر اندھی عقل کا راج ہو، جہالت کا بول بالا ہو، ہوسِ دنیا سے ہر دل کالا ہو، لباس گرچہ سفید، خواہ کالا ہو، چہرہ سرخ گلاب چمکنے والا ہو مگر ضمیر پر گھپ اندھیرا اور وہ کالا ہو؛ تو روشنی کو جذب کر کے اسکا کلپنا مزید نمایاں تو ہو سکتا ہے مگر اسکی کالک جگمگا نہیں سکتی ،ستارۂ صبح بن کر دن کی بشارت لا نہیں سکتی۔ دلوں کی سیاہی کفر کی ظلمت تو بن سکتی ہے اِیمان کا کوکبِ دُرِیؔ نہیں ہو سکتی۔

شعور پورے کا پورا دنیا کو اندھیر نگری بنانے پر خرچ ہوا۔ عقل ساری نقلی اسلام کو اصلی منوانے پر لگادی گی۔ انسانی نفسیات کی کمزوریوں کو سامنے رکھ کر لوگوں کو جادۂ مستقیم سے ہٹایا گیا، اہلِ حق ہی کی آڑ لیکر، خلق کو اہل اللہ سے دور کیا گیا۔ وحدتِ ملی کے ٹکڑے کر کے ملتِ اسلامی کو پارہ پارہ کیا گیا۔ 'ایک امام اور ایک جماعت' کے عملی مظاہرہ کو دورنگی کی چادر ڈالکر بھنگ کے رنگ میں ڈبویا گیا۔ جمعیتِ امت کو، طرح طرح کے نام دیکر، جمع کو تفریق دکھا کر اکائی کو تقسیم کی ضرب لگانے کی مردود حرکت کی گی اور یوں بظاہر شیطان اپنا وعدہ نبھانے میں گویا، کہ کامیاب ہوا۔ جسنے کہا تھا:۔۔ لَأُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔۔ مگر اُسیکا اعترافِ واشگاف بھلادیا گیا کہ؟۔۔ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۔ مگر ابنِ سبا کی شاطرانہ کاوش پوری طرح کامیاب نہ ہوئی کیونکہ راہ نمایانِ قومِ مسلم "بیدار، متحرک و مجتمع" رہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین وہی بندگانِ الہٰ واحد و امتیانِ نبیؐ آخر ہیں جنہیں عزازیل نے بھی تسلیم کیا تھا کہ وہ انہیں قرآن۔ صراطِ مستقیم اور حدیث۔ سنتِ آخرُ المعصومین۔ سے ہٹانے پر قادر نہ ہوگا اور انکے پائے ثبات نہ ڈگمگائینگے۔ انہی حق شناس وحق نما وحق رسا مبارک پیشوایانِ اہلِ ہدایت وتقوٰی میں سے چند کا تعارف، جو پہلے ہی معروف ہے، ایک خاص رخ سے کرایا جارہا ہے تا کہ :

راہِ صدق وصفا کے راہی کیلیے مشعلِ راہ ہو، آمین۔ اُنپر سب کچھ فدا ہو۔ ثم آمین

بعض الفاظ کا پہلے سمجھنا ضروری ہے۔

اُمٌّ: 'جننے والی۔ حقیقی ماں۔ (اس لفظ کا یہ حقیقی معنٰی ہے اور نانی، دادی کیلیے بھی 'استعمال' ہوتا ہے)

اُمُّ المؤمنین: مسلم مردوں کی ماں ہیں؛ حرمتِ نکاح میں، اور ہر قسم کے ادب، خدمت وحفاظت میں۔ نیز حصولِ علم میں بھی۔ (پردہ کے حکم میں سب مؤمنات کیطرح ہیں۔)

صاحب: ساتھی، مالک۔ صاحب البیت گھر کا مالک، گھروالا، اصحاب الجنۃ جنتی، اصحاب النار جہنمی۔

اہلِ بیت: بیوی، گھر والے۔

صحابہ: یہ صحابی کی جمع ہے اور صحابی: وہ مؤمن جسے صحبتِ رسول کا شرف (وفاتِ رسول سے قبل) حاصل ہوا ہو۔ [جو مسلم کچھ دیر کیلئے بھی رسول پاک کے حضور آیا، اُسی وقت صحابی بنا۔ اسکے مرنے اور پھر صحابی قرار دینے والا ذھن وہی ہے جسنے فریب کھایا ہے۔ اللہ بچائے آمین۔]

ابو = باپ، بکر = پہل، سبقت (ابو بکر = پہلا، سبقت کرنیوالا، سب سے پہلے اشھد انک رسول اللہ کہا۔)

انفرادی: وہ فضیلت جو صرف ایک کو حاصل ہو۔

حواری: بات چیت کے دوران معاونت کرنے والا۔

"اَلاَتقٰی ......وَلَسَوْفَ یَرْضیٰ :" (سورۃ اللیل)

(یہ کلام اللہ الصدّیق الاکبرؓ کے بارہ میں ہے)

حضرت عبداللہ ابوبکرِ الصّدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱:) اوّل المؤمنین؛ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفرِ شام کے دوران جب عیسائی راہب نسطورائ، جو آپکی تشریف آوری کا منتظر تھا، نے حضرت ابوبکرؓ کو آپ ﷺ آخری نبی ہونے کا بتایا تو آپؓ نے حضور ﷺ کے گھٹنوں پر جھک کر عرض کیا: "اشھد انک رسول اللہ"۔ پھر کہا: 'میرے آقا اُسوقت (جب آپ پر نزول الوحی ہوگا) مجھے یاد رکھنا' چنانچہ جب سرکار خاتم النبین نے اظہار نبوۃ فرمایا، آپنے فی الفور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی اور۔۔۔وَالذِیْ جآءَ بِالصِّدقِ وَصَدَّقَ بِہٖ...کے ذریعہ ممدوح بنے۔ نیز حدیث میں ہے، 'میں نے جس پر بھی ایمان پیش کیا، ان میں سے صرف ابوبکر بلا تأمل تصدیق واقرار کرنے والے ہیں۔

(۲) اول جانثار؛ (۱)۔ مسجد حرام میں جب رؤس المشرکین، حبیب رب العالمین ﷺ کو قتل کرنے لگے

تھے،سیّدنا ابو بکرؓ نے مزاحمت کر کے آپکو چھڑایا۔ آپؓ کہہ رہے تھے: 'اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَقُوْلَ رَبِّیَ اللہ فَقَدْ جآئکم بالبیّنات...اسپر قریش ابو بکر پر پل پڑے اور اپنے تیئں انہیں قتل کر کے فرار ہو گئے۔

(ii) سفرِ ہجرت میں حضورﷺ کا ساتھ آپکے کہنے پر دیا۔ جان کو آپکی خاطر خطرہ میں ڈالا۔ اس موقع پر کفار نے حضرت رسالت مآبﷺ کی جان کی قیمت ۱۰۰ اسرخ اُونٹ بطور انعام مقرر کی تو ساتھ ہی صدیق اکبر کی بھی ۱۰۰ اونٹ رکھی۔ اللہ ذو فضل عظیم نے غارِ ثور میں وحی فرمائی 'ثانی اثنین اذھمافی الغار..'

(iii) غزوہ بدر مین ۳۱۳ صحابہ کرام میں صرف آپؓ دفاعِ رسول اللہﷺ کیلیۓ آگے بڑھے۔ اسدوران کم ازکم ۷ دشمنانِ رسول کو مقابلہ کر کے قتل کیا۔ نیز اپنے آقا سے اجازت مانگی تا کہ اپنے کافر بیٹے کو قتل کرآئیں مگر سرکار نے فرمایا: 'یا ابا بکرٍ مَتّعنی بنفسک' [اپنی جان میرے فائدہ کیلیۓ مختص رہنے دو]

(iv نھنھی سات سالہ دختر، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سرکار دو عالم کی غمگساری کیلیۓ آپکے نکاح میں دیدیا

۴:) واحد صحابی جو مذکور فی القرآن بخطاب 'صاحِبِہٖ' ہیں: صرف یہ ہیں جن کی قرآن میں، صحابی رسول کے خطاب سے سرفراز فرما کر، اللہ تبارک وتعالی نے، مقبولیّت کا ذکر فرمایا۔

۵:) واحد خلیفۃ الرسول: حضرت محمد رسول اللہﷺ نے صرف حضرت ابو بکر کو اپنا، سفرِ ہجرت میں، ہمسفر بنانے کیلیے، ہجرت کی اجازت نہ دی۔ اس میں یہ راز ظاہر فرمانا مقصود تھا کہ: جب اپنی سلطنتِ اسلامیہ کے دارالحکومت مدینہ منورہ میں داخل ہونے لگے تو انہیں انکی سواری سے اتار کر اپنی سواری پر ردیف بنا کر یہ واضح کر دیا کہ میرا خلیفہ صرف ابو بکر ہے۔ اسپر صحابہ کرام کا اجماع بھی ہے۔ وہ آپکو خلیفۃ الرسول کہتے تھے اور جب حضرت عمر کو اس لفظ سے کسی نے پکارا تو وہ بولے: خلیفۃ الرسول صرف ابو بکر تھے۔ یوں اسپر اجماع منعقد ہو گیا۔

۶:) مسجدِ نبوی وحجرات کیلیۓ رقبہ خریدا۔ اسپر سیدہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا کاشانہ بھی بنا۔ اسپر آجتک لاتعداد مسلمان نماز و اعتکاف ادا کرتے چلے آرہے ہیں، تلاوت ہو رہی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ اشرفِ

انبیآءﷺ وہیں جلوہ افروز ہین۔

حضرت ابوبکر کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ خود بھی صحابی ہیں؛ افضل الناس بعد الانبیآء، اور والدین، بیویاں، اولاد اور اولاد کی اولاد بھی صحابی ہیں۔ آپکا خاندان بھر صحابی ہے۔

۷:) اَبْقَیتُ لَھم اللہ ورَسُولَہ: وہ منفرد صحابی ہیں جنہوں نے اپنا سب کچھ، ہر ایک شئی رسولِ رحمت، فداہ ابی وامی کی رضآء میں خرچ کردیا۔ رسول پاک نے جب پوچھا: ماابقیتَ آِ لِکَ؟ قال ابقیتُ اللہَ ورسولَہٗ لَھم۔ [اپنی آل کیلئے اللہ ورسول کو باقی رکھا! جبریل امین لیس کمثلہٖ کا سلام لائے۔ اللہ عزّ وجلّ کی طرف سے پوچھا کہ صدیق اکبر اس عالم میں راضی ہیں؟

۸:) اِنفرادیّتُ ابی بکر یہ بھی ہے کہ؛ خلیفۃ اللہ الاعلیٰ فی الخلق ﷺ نے فرمایا ُمُرُ وا ابا بکرٍ انْ یَؤمَ الناسَ' عرض کیا گیا وہ 'سُخی' والے گھر گئے ہوئے ہیں۔ نیز یہ کہ آ پکی جگہ کھڑے ہونگے تو رودینگے۔ فرمایا ''ابیٰ اللہُ انْ یَومَ الناس احدٌ وفیہم ابوبکر! [اللہ العظیم انکاری ہے کہ ابوبکر کے ہوتے کوئی اور نماز پڑھائے۔]

۹:) پہلا فرض حج ادا کرنے والوں کا امیر آ پکو خود آخری نبی نے بنایا، اور مولینا علی المرتضیٰ کو اُنکا ماٗمور۔

۱۰:) افضل الاشجعین: جب وصالِ حیات النبی' پر عرب کے چہار جانب دشمنانِ دین، مدینۃ الرسول کی تاخت کے لئے جمع ہورہے تھے، سارے ہی صحابہ کرام نے اسامہ بن زید کی روانگی مؤخّر کرنے کی درخواست کی تو خلیفۃ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وابی بکر وبارک وسلم) نے یہ کہہ کر انکار کردیا: جسے رسول اللہ بھیج رہے تھے، ابوبکر اسے نہیں روک سکتا۔ اسے جانا ہوگا، خواہ مجھے بھڑیے اچک لے جائیں۔ دشمنوں کا مقابلہ مجھ اکیلے کو کرنا پڑا تو کرونگا۔ پھر یہ بھی کہا: جسنے زکوٰۃ و نماز میں فرق کیا، میں اس سے ہر حال جہاد کرونگا۔ (انہوں نے یہ اسلئے کہا کہ قرآن میں ہے: فَاِنْ اقامُو االصلوۃَ وَ آتوُ الزکوٰۃَ فَخَلُّوا سَبِیلَھم۔ جب ایسا کریں گے تو پھر نہیں۔

صرف دس پر بس۔ ورنہ تو........الی غیر نہایۃ۔

حضرت عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ عنہ:

۱:)واحد مرادِ رسول اللہ ﷺ: صرف آپکی ذات مبارکہ ہے جسے اللہ کے آخری نبی نے 'اللہ اکبر' سے مانگا:
عرض کیا: اللھم ایِّد الاسلامَ بِیدِ عمر بن خطاب۔

۲:)اول الاشجعین :(ا)واحد شجّاع ہیں جو مسجد حرام میں علی الاعلان سارے صحابہ کرام،جن میں سیدنا علی المرتضی اور حضرت حمزہ اسد اللہ و اسد رسولہ سید الشھدآء رضی اللہ عنہم شامل تھے،کو لے جا کر نماز ادا کرتے۔ آپ ہی نے اول اول نماز با جماعت ادا کرائ کہ کعبہ معظّمہ آنکھوں کے سامنےاور نمازیوں کے ماتھوں سے بالکل قریب تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ 'لا الہ الا اللہ..کہنا کفار کے نزدیک سب سے بڑا جرم تھا
(اا) آپ نے حرمِ مکہ میں آ کر اپنے ھجرت کرنے کا اعلان کیااور قریش کو للکارا کہ روک سکو تو روکو۔وہ دم سادھے پڑے رہے۔کسی کو مقابل آنے کی جرائت نہ ہوئ۔ جبکہ وہ ھجرت سے سختی سے روکا کرتے تھے
(ااا) احد میں جب کفار تعلیاں مار رہے تھے۔ان میں سے ایک نے چلا کر کہا: تم میں ابو القاسم محمد ہیں؟ تم میں ابو بکر ہیں؟ تم مین عمر بن خطاب ہیں؟ جواب نہ پا کر اپنے جھوٹے الہ ھبل وغیرہ کی جے پکارنے لگااور کہا یہ تینوں قتل ہو گئے ہیں۔وہ حضرت عمر ہی تھے جنھوں نے گرج کر جواب دیا: تیری ماں تجھے روئے ہم سب ہیں۔اللہ اکبر ہے جو ہمارا مولی ہے۔تم کفار کا مولی کوئی نہیں۔ یہ سن کر کفار بڑی تیزی سے احد سے نکل بھاگے اور مکہ کی راہ لی۔وہ اتنے بوکھلائے ہوئے تھے کہ اپنی فوج کشی کا اصل مقصد ہی یاد نہ رہا کہ" (حضرت) محمد کو قتل کر کے،مدینہ کو لُوٹکر عورتوں کو لونڈیاں بنا ئینگے"۔ایسے بھاگے کہ ایک دن مین دو دن کی راہ طے کر گئے۔

۳:)(ا) وہ ذوشان جسکے بارہ مین نبی آخر الزماں ﷺ نے فرمایا تھا:'لو کان بعدی نبیاً لکان عمرُ۔
(اا) آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی امت میں محدِث ہوا میری امت کا محدِث عمر ہے۔

۴:)بدر کے قیدیوں کی رہائی بعوض فدیہ پر کلام اللہ تعالٰی آیا: لو لا کتاب من الله سبق لمسّکم فی ما اخذتم فیہ عذب عظیم۔ اسپر فرمایا: گرآتا سوائے عمر کوئی نہ بچ پاتا۔

۵:)حضرت عمروہ عالی رتبہ ہیں کہ آپنے ۲۳ مواقع پر رائے پیش کی اور اللہ رب العزت نے اپنے کلام ازلی میں موافقت فرمائی۔

۶:)وہ واحد صحابی ہیں کہ جب منافقوں نے امام الانبیاء ﷺ کے علمِ غیب پر طنز کر کے آپکو ﷺ غضبناک کیا اور آپ ﷺ منبر پر (پر جوش) فرمارہے تھے: پوچھو! جبتک میں یہاں منبر پر کھڑا ہوں، پوچھو! تو عمر گھٹنوں کے بل آگے بڑھے، نہایت عاجزی سے کہا، ''رضینا باللہ ربا و بمحمدٍ نبیاً و بالقرآن اماما...اور رحم طلب کیا تو سرکار کا غصہ فرو ہوا۔ ورنہ جانے کیا ہو جاتا، کہ قیامت تو آ ہی جاتی؟

۷:)رسول پاک کے وہ ساتھی ہیں کہ جن کی نیکیوں کا شمار ہی نہین کہ فرمایا (ﷺ) 'عمر کی نیکیاں ستاروں برابر'۔ اور ستارے، بنسبت ہمارے، بے شمار، تو انکی نیکیاں بیشمار۔

۸:)وہ اول سالارِ عساکرِ اسلام ہیں کہ ایک بھی قطرۂ خون بہائے بغیر بیت المقدس فتح فرمالیا۔

۹:)یہ حضرت عمر ہی ہیں جنہوں نے کوفہ شریفہ جیسا مبارک شہر آباد فرمایا۔ جہاں صرف صحابہ کرام و تابعین عظام کا بسیرا تھا۔ اسی کوفہ مشرفہ کو حضرتِ حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے اپنا دار الخلافہ بنا کر اسکی شان میں چار چاند لگادئے۔ اسی کوفہ سے امامِ اعظم جیسا امام الائمہ، پیشوائے امہ نصیب ہوا۔

۱۰:)وہ واحد صحابی رسول ہیں جنہوں نے مسجد نبوی میں منبر رسول پر دوران خطبہ جمعہ پکار کر کہا تھا: اے ساریہ پہاڑ کی طرف توجہ کر۔ تو حضرت ساریہ اور انکے ساتھیوں نے جو قریباً ۲۰۰۰ میل دور مصروفِ پیکار تھے یہ پکار سنی اور بعد میں اہل مدینہ کو آ کر بتائی۔ اسی مدینہ منورہ کی اسی مسجد نبوی کے اسی منبر رسول پر خود رسولِ لانظیر لہٗ نے یرموک کے لشکر کے رئیسوں کی خبرِ شہادت دی تھی ساتھ ہی فرماتے چلے گئے اب علَمِ اسلام فلاں نے اٹھالیا۔ پھر انکی نماز ادا فرما کر انکے لئے بعد الجنازہ دعائیں مانگیں تو صحابہ نے

بھی آپکی پیروی کی تھی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

حضرت عثمانِ غنی امامِ ذوالنورین رضی اللہ عنہ: (۱) مکہ مکرمہ میں ایک دن اپنی بیوی بنتِ رسول حضرت رقیہؓ کے ساتھ جاتے ہوئے صاحبِ لولاک کے پاس سے گزرے۔ سرکار نے دیکھ کر فرمایا: عرب کا حسین ترین جوڑا جارہا ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲:) وہ واحد ہستی ہیں جن کے بارہ میں رسول امی ﷺ نے فرمایا تھا، حضرت ھود علیہ السلام کے بعد، عثمان پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنی حرم کے ساتھ ھجرت الی اللہ کی۔ یہ شرف بھی اسی جوڑے کو حاصل ہے کہ انہوں نے دو ھجرتیں کیں۔

۳:)۔(ا) وہ واحد صحابی ہیں جنہیں بدر جیسے نازک موقع پر رسول خدا نے انکے ایک گھریلو معاملہ میں، یعنی اپنی بیٹی اور انکی بیوی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا جو اسوقت مرض الوفات میں تھیں، کے پاس رہنے کا تاکیدی ارشاد فرمایا۔ تا کہ اس عالم میں آپکا قرب انکی طمانیت کا سبب بنے۔

(اا) وہ واحد صحابی ہیں جنکو غزوہ سے غیر حاضر بھی رکھا اور بدر میں حاضر صحابہ کے برابر اعزاز عطا فرمایا۔

۴:) وہ واحد صحابی ہیں جنکو یہ شرف وکرامت حاصل ہے کہ ایک ہی نبی ﷺ کی دو بیٹیاں (سگی بیٹیاں جنکے والد حضرت محمد ﷺ اور روالدہ سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔) یکے بعد وفاتِ دیگرے بیاہے جا کر امامِ ذوالنورین ہونے کے منفرد رتبہ عُلیآء پر فائز ہوئے۔

۵:) وہ واحد صحابی ہیں جنہیں فخر الرسل ﷺ نے تاکیدی فرمائش کی: 'اللہ تعالیٰ تمہیں خلعت (خلافت) عطا فرمائیگا۔ لوگ اتارنا چاہیں گے، مت اتارنا (حتیٰ کہ ہم سے آملاقی ہونا۔)

۶:) واحد شجّاع وجری سپہ سالار جنہیں فخر الشجاعین ﷺ نے، غزوۂ خیبر کے موقع پر، غطفان جو یہودِ خیبر کے معاہد وعرب کے نامور شمشیر زن تھے اور نبی ﷺ پر عقب سے حملہ کیلئے آرہے تھے، کے دفع کرنے کے

لئے صرف ۱۴ جانسپار صحابہ کے ساتھ روانہ فرمایا۔ جبکہ دشمن کی تعداد ۳۰۰۰ تھی ۔امام ذوالنورین نے اس موقع پر، پُرخطر اور دشوار گزار پہاڑی علاقہ میں کچھ یوں بندوبست کیا کہ تلوار ۳۰۰۰ دھنی مار کھا کے بھاگے شدید زخمی ہوئے اور گھر جا کے دم لیا۔

۷:) وہ واحد صحابی جنہیں رحیم وکریم حبیب رب العالمین (جل وعلی، ﷺ) کی بار جنّت عطاء فرمائی۔ (۱) غزوۂ بدر کے شریک ہونے پر (ii) کنواں خرید کے وقف کرنے پر (iii) یکے از عشرہ مبشرہ (iv) توسیعِ مسجدِ نبوی پر (v) حتّٰی کہ غزوۂ جیش عسرۃ پر فرمایا: ماضرَّ عثمان ماعمل بعد الیومَ۔ (مرتین) [دوبار فرمایا: آئندہ عثمان کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچائیگا (vi) فرمایا: من جہّز جیشَ العُسرَۃِ فلہُ الجنّۃ‘۔ (vii) آپ المقتول فی اللہ بھی ہیں۔

۸:) مسلمانوں کو تفرقہ و باہم جدال سے بچانے کے لئے، امّۃ محمدیہ کو قرآن کریم کی ایک ہی لغت، ’لغۃ القریش‘ پر متفق کردیا۔ اسطرح آج بھی ہر کلمہ گوءِ اسلام اُسی مصحفِ عثمان کو اپنا قرآن قرار دیتا ہے۔ [حتّٰی کہ وہ کافر بھی جو خود کو احمدی۔ (قادیانی/لاہوری۔) کہتے ہیں، اسی قرآن کو ’’الکتاب لاریب فیہ‘‘ ماننے کے دعوٰی دار ہیں۔]

۹:) وہ صاحبِ فراست صحابی ہیں جنہوں نے کفار کو احد سے بھاگتے دیکھ کر خطرہ محسوس فرمایا کہ یہ دشمن کہیں مدینۃ الرسول پر نہ جا حملہ آور ہوں فوراً مدینہ پہنچے تا کہ اسکے دفاع کیلئے بروقت اقدام کریں۔ اور فرمانِ رسول اِتّقُوا فراسۃَ المؤمنِ، فاِنّہٗ ینظر بنور اللہ کو عملاً ثابت کردیا۔

۱۰:) یہ واحد صحابی ہیں جنکے لئے حضرت علی المرتضٰی کرّم اللہ وجہہٗ نے ایثار فرماتے ہوئے اپنے استحقاقِ اِمارۃِ المؤمنین کو ترک فرما کر، اُنکی بطور امیر المؤمنین تقرری پر رضامندی دیدی۔ سبحان اللہ، ’’ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصہ‘‘ کو اختیار فرمایا؛ **حق علی الحق مع علی، علی مع الحق۔**

حضرت سیدنا علی المرتضٰی ، کرّم اللہ وجہہٗ ورضی اللہ عنہ وبہ عنّا۔ آمین۔

ا:)وہ واحد ذاتِ بابرکات صحابیِ رسول ہیں جنہیں شروع دن سے ہی آقاءِ کریم نے گود لیا، پالا پوسا اور ہمیشہ اپنی کفالت میں رکھا۔

۲:)وہ منفرد صحابی ہیں جنہیں سرکار کی زبانِ حق ترجمان بطور تحنیک ملی۔ محسنِ اعظم نے اپنے لعاب دہن کو آپکی رضی اللہ عنہ دنیا میں پہلی غذا بنایا۔ یوں آپکی پرورش کا آغاز فرمایا۔

۳:)امینُ الامین: شبِ ہجرت سرکارِ ابد قرار نے اپنی چادر مبارک میں اوڑھ کر سلا دیا تا کہ اگلے دن امانتیں انکے اہل کے سپرد کر کے ہجرت کریں۔ (عرب کے ہاں اقرب الی الامین ہی امانت لوٹا تھا۔)

۴:)محفوظ عن ایذآءِ الاعدآء: کسی بھی وجہ سے، کبھی بھی آپکو دشمنانِ دین نے ایذآء نہ دی۔ بلکہ وہ آپسے اُلجھنے سے بچا کرتے تھے۔ اگر ایسا موقع آ بھی جاتا تو کنارہ کشی کر جاتے۔

۵:)والدُ وارثِ نسبِ النبی ﷺ: وہ واحد صحابی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں جنکے دونوں بیٹوں؛ سیّدینا امام حسن، امام حسین رضی اللہ عنہم کو حضرت الشارع ﷺ نے اپنی اولاد کا درجہ دیکر اپنے نسبِ لامثل لہ کا وارث بنایا۔

٦:)آپ ہی وہ عالی درجہ صحابی ہیں جن کو زوج البتول ؓ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ یہ وہ جوڑا ہے جنکی باہمی رنجش حبیبُ الٰہِ العٰلمین کو اتنا بے چین کر دیتی تھی کہ خود تشریف لیجا کر علی المرتضٰی کو منا کر لایا کرتے ایسے ہی ایک موقع پر جب شیرِ خدا، زمین پر، رنجیدہ خاطر سو گئے تو غریبوں کے مولیٰ ﷺ نے مٹی جھاڑی اور آپکو ابوتراب کہہ کر منایا اور گھر لائے۔ اتنا سارا پیار پا کر، مولیِٰ کل المسلمین نہایت درجہ شادمان ہوئے اور اسی ترکیب کو اپنا پسندیدہ لقب قرار دیا۔

۷:)وہ صحابی آپ ہی ہیں جنکو رسول معظم ﷺ کے فاضل تر از عرش عظیم کندھوں پر سوار کر کے سطح کعبہ سے باطل معبودکو زمین پر دے مارنے کا شرف وحید خود محمد رسول اللہ ﷺ نے بخشا۔

۸:) آپ ہی وہ صحابی ہین جنکو فرمایا: الا ترضی ان تکون منّی بمنزلۃ ھارون من موسٰی ؟
۹:) واحد صحابی ہیں جن سے فرمایا: تیرا نام لیکر دو طرح سے لوگ جادہ حق سے منحرف ہونگے۔
۱۰:) (!) تجھ سے محبت کا کہہ کر تیری طرف وہ کچھ منسوب کریں گے جسکا تجھ سے تعلق نہ ہوگا۔ (یعنی آپکی شان میں جھوٹ کو شامل کر کے گمراہ ہونگے)

(!!) تیری طرف وہ امور منسوب کرینگے جو تیرے شایان شان نہ ہونگے (یعنی گستاخی کر کے گمراہ ہونگے اور یوں تجھ سے بغض پالیں گے۔[اسی لئے علماء اسلام آپکے بارہ میں محتاط رہے کہ آپکی طرف جو کچھ منسوب کیا جائیگا اگر وہ حضرت ابن مسعود اور انکے ساتھیوں سے ہو تو لینا چاہئے یا پھر قاضی شریح، حضرت حسن بصری سے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔ انکے علاوہ سے آپکے بارہ میں، ہر امر میں انکار سے کام لیا جائے (مگر جو تحقیقاً قطعی ہو)

۱۰:) واحد صحابی ہیں جنکی خلافت کے عرصہ کو انکے بیٹے نے حد تکمیل تک پہنچایا اور آپکے بیٹے ہی مدعی حقِ وراثت رہے۔

آپ وہ صحابی ہیں جن پر (غلط طور پر) آنے والے حرف کو خود رسول پاک ﷺ نے دفع فرمایا۔

(!) خیبر میں آپکے جہاد سے جی چرانے والی بدگمانی یوں دور فرمائی کہ آپکے ہاتھوں قلعہ قمیص فتح فرمادیا۔

(!!) حج کے موقع پر حضرۃ زید اسلمیؓ کے اعتراض سے پیدا ہونے والی غلط فہمی غدیر میں، من کنت مولاہ فعلیٌّ مولاہ۔ کہکر دور فرمائی کہ: جس لونڈی کا میں مالک بنا اور علیؓ نے اسے خود پر حلال فرمایا، تو علیؓ کو اسکا مالک قرار دیدیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عن علی وزید۔

لطیف ونظیف:

پہلے دو امیر المؤمنین، جنہوں نے اپنی اپنی بیٹی سرکار دو جہاں سے بیاہ دی، وہ دونوں تادم آخرین مسجد نبوی میں نیابت رسول اللہ یعنی امامۃ المؤمنین کا حق ادا کرتے رہے۔ اور انہیں آج بھی صحبۃ النبی الامی ﷺ

حاصل ہے۔

دوسرے دو امیر المؤمنین جنھوں نے سرکارعرب وعجم سے بیٹیاں بیاہ لیں، وہ دونوں اس مسجد کی امامت سے، آخر میں، علیہدہ ہوکرواصل بحق ہوئے۔ ایک کوظلماً جبراً، قریباً ۴۰ یوم امامت سے روکے رکھا گیا۔ دوسرے کوانتظامی امور کی مجبوری سے مدینۃ الرسول چھوڑ کر کوفہ شریفہ کوآباد کرنا پڑا۔ انہوں نے اسی کواپنا مشہد مقدس ہونے کا اعزاز بخشا۔

اُن دونوں میں سے پہلے کو، چونکہ رسول اللہ کی دہری دامادی سے معزز تھے، جنۃ البقیع میں مدفن ملا۔ جبکہ دوسرے دیارغیر میں جارونق افروز ہوئے۔ البتہ انکے اول فرزند دلبند کہ بنسبت دوسرے لخت جگر کے، رسول اللہ سے زیادہ مشابہ تھے، انہوں نے جنت البقیع کوٹھکانا بنایا۔ اور دوم فرزندار جمند نے کربلا جیسے ظالم صحرآء کواپنا اور اپنوں کا مرقد بنا کر دوردیس کواعزازِ مدفنِ گلبدن ہونے سے نوازا۔

اللهم صل علی محمد و علی آل محمد وبارك وسلم۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

ا:) یہ وہ واحد صحابی ہیں جنکوعلوم وثقاہت میں خلفآءراشدین الاربعہ کا ہم پلّہ شمار کیا جاتا ہے۔

۲:) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا فرد شمار کیا جاتا تھا۔ آپکے کفش بردار یہی تھے۔

۳:) جنہوں نے کوفہ شریفہ کوعمروعلی کے فیوض وبرکات کا مرکز بنا کر طالبانِ علم و مشتاقانِ معارف کا مرجع بنادیا۔ جہاں کے اُئمہ دین کوآفاقی شہرۃ ودآئمی قبولیت حاصل ہے۔

۴:) وہ صحابی ھیں جنکی قرآءۃِ مشہورہ کورُتبہءِ حدیث مشہور حاصل ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقّاص رضی اللہ عنہ: (ا) یہ منفرد صحابی ہیں جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے: اے سعد یہ لو تیر اور چلاؤ (اِرمِ ،یاسعد !فداک ابی وامی۔) اسطرح آپنے ۱۰۰۰ تیر اور تکّے اٹھا اٹھا کر حضرت سعد کو دیے اور ہر بار فرمایا: اِرمِ ،یاسعد ،فداک ابی وامی۔ جسپر خدائے قربان جائے ، اسنے سعد پر ماں ،باپ فدا

فرمائے۔

(کسی کو گر پیار کرنا ہے تو صحابۃ الرسول سے ابتدآء کرے۔)

(۲) یہی وہ صحابی ہیں کہ جب رسول امین نے فرمایا: کوئ ہماری چوکی داری کیا کرے! تو حضرت سعد، آقآء کائنات، فِدَاہُ کلُّ الاَبِ وَکلُّ الاُمِّ، کی چوکی داری کرتے۔یعنی رات بھر پہرا دیتے۔حتّٰی کہ کلام الٰہی آیا "واللہ یعصمک من الناس"۔

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ: حضور ﷺ نے انہی کے بارہ میں فرمایا: ہر نبی کا حواری ہوا، میرا حواری زبیر

سَیِّدَ نَاالحسن والحسین رضی اللہ عنہما (ا) یہی وہ نادر صحابی ہیں کہ جب اللہ الصمد نے اپنے حبیب کے بیٹے (جو کل ۴ ہوئے) بالکل چھوٹی عمر میں لے لئے ،تو ان ہر دو سرداروں کو، رسول اللہ نے اپنے بیٹوں کے درجہ رفیعہ پر ترقی دیدی۔اور یوں یہ، حکمِ شرع میں آپ ﷺ کے بیٹے قرار پائے اور انکا نسب نسبِ سرورِ کونین بنا ﷺ۔یعنی جو انکے نسب سے ھو، وہ حضور کے نسب سے شمار ہو۔

(!!) صاحب لولاک کے یہی فرزند ہیں جنہوں نے نبی ختمی مرتبت ﷺ کی شہادتِ مخفیہ کو شہادتِ مظہرہ مین بدلا۔

حضرت سیدنا امام حسن کو بھی اسی طرح زہر قاتل دیا گیا جس طرح امام الانبیآء کو دیا گیا تھا۔جس سے آپنے (طویل عرصہ بعد) شہادت کو عزت بخشی تھی، حضرت حسن نے بھی اُسے اعزاز سے نوازا۔

حضرت اصلُ النبّوہ ﷺ کو اللہ عزّ وجلّ نے اعدآء کے اسلحہ سے مأمون رکھا، جسکی ممنونیت کیلئے حضرت حسین نے ہر طرح کے ہتھیاروں کی آزمائش کر کے شہادت کو عجب معراج بخشی۔

۔۔۔نہ یزید کا وہ ستم رہا، نہ زیاد کی وہ جفا رہی...رہا تو نام حسین کا، جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

سار ی شہادتوں کا.....حسنین کو سلام ہو!

رضی اللہ عنہما و سلامنا علیہم۔

۳:) یہی وہ صحابی: جنھیں ''سیّد اشبابِ اہل الجنہ'' بنا کر جوانانِ اہل جنّہ کو سرفرازی کی نعمت سے مالا مال کیا

۴:) یہی وہ صحابی ہیں جنھوں نے اسلام کی ۔پہلی صدی میں ۔نشاٗۃ ثانیہ کیلیئے ،قول رسول ''اِنَّ اِبْنِی ھٰذا سیدٌ ولعل اللہَ اَنْ یُصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِاٗتَیْنِ من المسلمین کوواقع کرنے کیلیئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بادشہِ اسلام اور امیر المؤمنین بنایا۔

امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ:

یہ وہ واحد صحابی ہیں جوگرچہ قبل الفتح ایمان لائے ،مگر اظہارفتح مکہ پر کیااور یوں (تسامحاً) بعد الفتح والوں میں شمار ھوئے۔

- جنکو سیدنا حسن المجتبیٰ نے اسلام میں پہلا سلطان المؤمنین ،مِلکُ المسلمین مقرر فرمایا۔
- جنکی بہترین انتظامی صلاحیتوں کے سبب عالم اسلام کی دس سالہ بدنظمی کا خاتمہ ہوا۔اور فتوحات اسلامیہ کی ،پھر سے ابتداء ہوئی۔
- جنھوں نے اسلامی بحری فوج کی بِنا ڈالی ،اور پوری دنیا کے سمندروں پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔
- جنھوں نے پہلی دفع قسطنطنیہ پر فوج کشی فرمائی۔یوں اسلام مغرب کی طرف بڑھنے لگا۔حتٰی کہ فتحِ اسپین کے بعد ،مسلمانوں نے امریکہ نامی برِّاعظم میں پہنچ کر 'اللہ اکبر' کی صدا بردوشِ ہوا دنیا کی مغربی حدوں تک پہنچائی۔ (القرآن مین فرمایا تھا: حتٰی اذا بَلَغَ مَغرِبَ الشمسِ ...)

اُنکے فضائل کا مطالعہ کرنے کے لئے دیکھو، حکیم الامۃ احمد یارؒ کی ،امیرِ معاویہ۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ: یہ وہ واحد صحابی ہیں جنکا عَلَمْ (لفظِ زید) قرآنِ کریم میں مذکور ہے۔یہ وہ والاشان بزرگ ہیں جنھوں نے واضح طور پر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ، ماں و دیگر رشتہداروں پر ترجیح دی۔جب وہ رسول اکرم قاسم النعم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرزند کو لینے آئے تو حضرت زید نے جانے سے برملا

انکار کردیا اور آقائے کل کے کندھے سے لگ کر کھڑے ہو گئے۔ تو رحمتِ دو عالم نے فاران (جبل صفا) پر کھڑے ہو کر اعلان کیا: 'زید میرا بیٹا (متبنّا) ہے؛ اسکا ہر نفع و نقصان میرا نفع و نقصان شمار ہوگا۔ اسپر زید کا قبیلہ نہایت درجہ شادمان ہو کر واپس گیا۔ یہ پہلے صحابی ہوئے جنہیں مکی آقا ء نے بیٹا بنایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: (ا) آپنے حضرت سیدنا قاسم العلوم والخیرات ﷺ سے دعاء پائی اور نتیجہ میں اس درجہ کا حافظہ پایا کہ آقا کی آپسے مروی احادیث کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

(اا) آپکی والدہ ایمان نہ لاتی تھیں۔ آپنے احمد مختار کل سے عرض کی۔ آپنے جب گھر جانے کا فرمایا، تو جا کر کیا دیکھتے ہیں، والدہ مکرمہ ایمان لا چکی تھیں۔ آپکا نام عامر ہے۔ آپکی بلیوں پر نوازش کے سبب کنیت بطور خطاب از سرکار مدینہ عطا ہوئی۔

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ: (ا) وہ واحد صحابی ہیں جنہوں نے دشمنان دین کی ہر چوٹ پر پکارا: اللہ احد احد، احد.... آپکو حضرت صدیق اکبر نے کافر سے خرید کر، اپنے حبیب ﷺ کے کہنے پر آزاد کیا۔

(آزاد کردہ شدہ کو مولیٰ کہتے ہیں۔ تو آپ مولیٰ ابی بکرن الصدّیق الاکبرؓ ہیں۔)

(اا) واحد صحابی جنکو مولیٰ ہونے کے باوجود، حضرت عمرؓ محبت سے 'سیدنا' کہکر مخاطب فرماتے۔ کیوں کہ آپکا کوئی خاندان موجود نہ تھا۔

(ااا) " " " اوّل مؤذنِ رسول ہونے کا اعزاز آپکے پاس ہے۔

(iv) جنہوں نے رسول اکرم ﷺ کے کہنے پر کعبہ مشرفہ پر کھڑے ہو کر اذان کہی۔

(v) جو " " " آگے نیزہ لیکر، سینہ تان کر چلا کرتے تھے۔ روایت ہے کہ روزِ حشر، سرکارِ شافعِ محشر جب داخل جنت ہونگے تو بلال آپکی سواری کی باگ تھامے آگے چلتے ہونگے۔

حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ: ا) وہ واحد صحابی ہیں جو شاہزادہ ہونے کے باوجود محبتِ محبوب اللہ الصمد میں گھر سے چلے اور راستہ میں یہودیوں نے غلام بنالیا۔ مدینہ طیبہ میں منتظر رسول رہے۔ حتیٰ کہ ایک دن

حضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا آؤ، اپنے بھائی کی ،اسکی رہائی کے سلسلہ میں مدد کریں۔صحابہ کو لیکر گئے یہودی کی شرط پوری کرنے کے لئے کھجور بوئیں۔انہوں نے پہلے ہی سال پھل دیا۔جسے چننے پر حضرت سلمان آزاد ہوئے۔انکی عمر اڑھائی سے چار سو سال تک بتائی گئی ہے۔

۲:)یہی ہیں وہ صحابی جنہوں نے سرکار کی دو صفتوں کو ملاحظہ کرلیا تھا۔!:آپکا سایہ نہ تھا؛ نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں۔!!:آپ ﷺ ہدیہ (تحفہ) قبول فرماتے جبکہ صدقہ محتاجوں کو دیدیتے۔صرف تیسری علامت ''مُہرِ ختمِ نبوۃ'' دیکھنے کی آرزو باقی تھی۔جسکے لئے سرکار کے پیچھے چل رہے تھے۔آپ ﷺ نے خطرۂ خاطرِ قلبِ سلیم سے آگاہی کی بناپر چادر پشتِ جہاں پناہ سے ہٹا کر مہر شریف کی زیارت کرادی۔حضرت سلمان کلمہ گویانِ رسول میں داخل ہوکر صحابی بنے۔(صحابی زندگی ہی میں صحابی بن جاتا ہے نہ کہ مرنے کے بعد۔)

۳:)انہی کی طرف اشارہ سے فرمایا: لوکان الایمان (فی رولیۃ البخاری فی روایۃ غیرہٗ العلم وہٰذا معروف) عندالثریا لَیَنَاوَلَہٗ رجلٌ من الِ ھٰٓؤلآء (اَشارالی سلمان۔وفی روایۃ الِ فارس)۔[گر ایمان (یا علم) کہکشاں میں چلا جائے، پھر بھی اہل فارس میں سے ایک شخص اسے حاصل کرلیگا۔](اہلِ تحقیق علماء نے اسی پر جزم فرمایا کہ یہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کی بشارت تھی۔)

حضرت اویس قرنی اور اصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہما۔اوّلُ الذکر فقر حال وثانی الذکر شاہ خوش خصال؛ یہ دونوں وہ صحابی ہیں جو بارگہِ سرورِ دوعالم ﷺ حاضر ہوئے بغیر شرف صحابیت کے حامل ھیں۔ان ہر دو میں یہ امر بھی مشترک ہے کہ خدمت خلق کے سبب صحبتِ رسول سے دور رہے۔اول تو یوں کہ انکی والدہ کو انکی محتاجی تھی اور وہ ماں کو اکیلا نہ چھوڑ سکتے تھے۔دوم یوں کہ انکی رعایا، انکے بغیر محفوظ نہ تھی کہ حضرتِ نجّاشی اسے چھوڑ کر صحبت صاحبِ قاب قوسین سے بہرہ مند ہوتے۔چنانچہ (بقولِ بعض) ہر دو کو خصوصی (غائبانہ) طرز پر صحبت سے مکرم فرمایا۔

دو مجاہد بچے: (ا) وہ صحابی جنہیں نابالغ ہونے کی بناپر شریک غزوہ ہونے سے روکا گیا، مگر انکا شوق انکا

امام بنا اور امتحان (test) میں پورے اترے تو شریک مجاہدین بنے۔ وہ معاذ اور معوّذ تھے۔ رضی اللہ عنہما

(۱۱) یہی وہ ننھے صحابی ہیں جنھوں نے ابو جہل کو، جو بقول سیّد عالمیاں، ''فرعونِ زماں'' تھا ہلکر قتل کرنے کیلیئے، اسپر حملہ کیا۔ وار کاری پڑا۔ کٹ کے گھوڑے سے گرا۔ بچے سمجھے مرا، واصلِ جہنم ہوا۔ حضور ﷺ کے کہنے پر، ابنُ مسعودؓ اس ملعون کی تلاش میں گیئے۔ ابھی زندہ تھا۔ آ پنے اسکے سینہ پُر از کینہ بالکل کمینہ پر پاؤں رکھ کر گردن کاٹ دی۔

حضرتِ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ: انکے نام کا معنٰی ہے، 'سپہ سالار' اور فرشتوں کی فوج کے سپہ سالار کا نام ہے جبریلِ امین۔ یہ وہ واحد صحابی ہیں جن کی شکل اختیار کر کے حضرت جبریل، بحضرتِ رسول جلیل حاضری دیا کرتے تھے۔

حضرت ربعی بن عامر: یہ وہ صحابی ہیں کہ جب، اسوقت کے سب سے بڑے بادشاہِ عجم، 'یزدگرد' جسے روم جیسی بادشاہی پر ان دنوں غلبہ حاصل تھا، اور اپنی فاتح افواج کے برتے پر تکبر جیسی برائی کا شکار تھا کے سپہ سالار دربار میں، جو اسوقت بر کنارِ دجلہ منعقد ہوا تھا، پہنچے تو لباس بہت معمولی تھا۔ تلوار کا نیام بھی نہ تھا۔ مگر ابلیسِ وقت کے پاس بڑے طمطراق سے گیئے۔ دربانوں اور فوجیوں کے روکنے ٹوکنے کی پرواہ کیئے بغیر دَرّانہ بادشاہ تک جا پہنچے۔ جو ایک بڑے تخت پر خدا بنا بیٹھا تھا۔ وہاں جا کر گھوڑا روکا، اپنا نیزہ نہایت قیمتی قالین پر گاڑا، سیڑھیاں چڑھتے بادشاہ کے پہلو میں جا بیٹھے۔ حیران درباری اور پریشان سپہ انکی طرف لپکے۔ مگر بادشاہ نے اشارہ سے روک دیا۔

جب گفتگو ہوئی تو اسنے آ پکی تلوار کے چھوٹا ہونے پر طنز کیا، آ پنے تلوار اسطرح لہرائی کہ سب کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ فرمایا: چمک دیکھی؟ چھوٹے ہونے کو مت دیکھ، اسکی کاٹ کو دیکھ۔ فرمائش کر کے چار جنگی خود (helmat) منگوائے۔ اوپر تلے رکھ کر ایک ہی وار میں کاٹ کر رکھ دیئے۔ پھر للکارا، چار ماہر شمشیر زن میرے مقابلہ کیلیئے آگے بڑھیں۔ چار جنگ جو مقابل آئے، ایک ہی ہلّہ میں چاروں کی تلواریں اڑا

دیں۔ سب حیرت زدہ رہ گئے۔ پھر آپنے سپہ سالار عجم کو دعوت مبارزت دی۔ مگروہ شیخیاں بگھارتا رہا، مقابلہ پر نہ آیا۔ فرمایا، تیرے ساتھ میدانِ جہاد میں دو دو ہاتھ کریں گے۔

حضرت ابوایوّب انصاری رضی اللہ عنہ۔ (۱) انہی کے بابِ سعید پر بیٹھنے کے لئے آپ ﷺ کی سوری مأمور تھی۔ جب وہ سامان اتار رہے تھے تو سرکار نے فرمایا: 'المرءُ مع رَحلہٖ۔ [بندہ کا ٹھکانا اسکے سامان کے ساتھ'] اسطرح آپنے حضرت ابوایوب کے ہاں رہائش پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

(۱۱) یہی وہ صحابی ہیں جو حضرت تُبّعؒ کے خط کی امانت بارگہِ رسالت مأٓب ﷺ میں پہنچانے کی ذمہ داری کے شرف سے مشرف ہوئے۔ یہ حضرت معاویہ الصحابیؓ کے بھیجے ہوئے لشکر کے ساتھ تھے، قسطنطنیہ کی فصیل سے متصل دفن ہوئے۔

ایک عجب صحابیؓ۔ مسیلمہ کذاب و دیگر سارے جھوٹے مدعیانِ نبوۃ کا مشترکہ لشکر جب بالمقابل اھل حق پسپا ہوتا ہوا ایک باغ میں جا گھسا، جسکی دیواریں اور پھاٹک خاصے بلند تھے، تو صحابہ کرام سوچتے تھے کہ کیا تدبیر کریں۔ اتنے میں ایک معمولی تن و توش صحابی اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے: تم لوگ مجھے اٹھاؤ اور جھلا کر دیوار کے اوپر سے اندر اچھال دو، آگے میں جانوں۔ چنانچہ جب وہ اڑتے ہوئے اندر لشکرِ کفّار پر جاگرے تو ورد کر رہے تھے، 'ایک ایک ہوتا ہے، دودو ہوتے ہیں، تین تین ہوتے ہین.... دشمن سمجھا کہ کوئی پاگل ہے جو شاید درخت سے گرا ہے۔ آپ یہی آوازے لگاتے اچھلتے کودتے آگے بڑھے اور اچانک پھاٹک کی کنڈی اتار دی۔ بس پھر کیا تھا، صحابۂ رسول نے دشمنِ رسول کو تلوار کی دھار پر رکھ لیا۔ دشمن کا وہ انجام ہوا کہ شیطان آجتک زخم چاٹ رہا ہے۔

حضرۃ وحشیؓ: ۱) وہ صحابی ہیں جنھوں نے قبل از قبولِ اسلام، رسول رحمۃ للعٰلمین کو شدید ترین رنج والم سے دوچار کیا تھا، مگر مصداق بنے اس قولِ رسولِ خدائے غفّار رحمان کا: 'اِنَّ الاسلام یَہْدِمُ ماقبلہ یعنی: قبولِ اسلام سے قبل والے گناہ اسلام لانے سے مٹ جاتے ہیں۔']

انکے ایمان لانے کا واقعہ: متعدد مفسرین جن مین صاحبِ نعیمی، روح البیان، روح المعانی والکبیر نمایاں ہیں، نے لکھا ہے: اِنَّ الآیۃَ نزلت فی وحشیّ و اصحابہٖ ...(اَنّہم) کتبوا الی رسول اللہ ﷺ: اِنّا قد ندِمنا علٰی ما صَنَعنا، وانہٗ لیس یمنعُنا عن الاسلام اِلاّ ماسَمِعناک بمکّۃ تقول: و الذین یدعون مع اللہ الھاً آخر....فلولا الآیۃ لاتّبعنٰک۔فنزلت: اِلّا من تاب و اٰمنَ و عمِلَ عملاً صالِحاً ..(الآیتین)..کتبوا: اِنَّ ھٰذا شرط شدید ونخافُ اَن لانَعمَلُ عملاً صالحاً۔فنزلت اِنَّ اللہَ لایغفرُ.... و یغفِرُمادُوْ نَ ذٰلِکَ لِمَنْ یّشآء... فَبَعَثُوْا... اِنّا نخافُ اَن لانکُوْ نَ من اَھْلِ المشیّۃِ۔فنزلت:قُل یا عِبادِیَ الذِینَ اسرَفُوا علٰی انفسِھم لا تقنطُوا منْ رّحمتِ اللہ....فدخلوا فی الاسلام ورَجَعُوا الی النبی ﷺ فقبِلَ منہم۔

خلاصۃ الکلام یہ کہ: وحشی وغیرہ مکہ مکرمہ پہنچ کر پچھتائے اور رسول پاک کو لکھ بھیجا کہ: مکہ شریفہ میں جو آپسے سنا تھا.....اسکی وجہ سے ایمان لانے سے رکے ہوئے ہیں۔تو مندرجہ ایت نازل ہوئ...اسپر لکھ بھیجا اگر ہم سے عمل صالح نہ ہوا تو؟ اسپر ایت اتری...اب لکھ بھیجا:..اللہ کی مشیّت نہ ہوئ تو؟ آیت آئی ...انّ اللہَ یَغفِرُ الذُّنُوبَ جمیعا، انہٗ ھوالغفور الرحیم۔اب مسلم ہوکر سرکار کے حضور آئے۔حضور نے انہیں شام کیطرف بھیجا جہاں وہ مصروف جہاد رہے۔وصالِ سرکار پر واپس آئے۔مسیلمہ والے جہاد میں اس کذّاب پر خنجر پھینک مارا۔جو اسکے سینہ سے پار رہوا۔عین اسی وقت ایک اور صحابی نے مسیلمہ پر تلوار چلائی جسے ایک دور کھڑی عورت نے دیکھ لیا اور چلاّئی، دیکھو اِسنے اُسے سے تلوار کاٹا ہے۔

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: میں نے عالمِ کفر میں اسے مارا جو سب سے اچھا تھا، اور اسلام میں اسے جو سب سے برا تھا۔امید ہے کہ یہ اسکا بدلہ ہوجائیگا۔

< >> نظرِ غائر<<<

اے متلاشیِ حق! اگر آپ ذی شعور صاحبِ علم / تعلیم یافتہ، ہیں تو بتائیں، یہ مضمون کیوں آپ تک پہنچایا گیا؟ اس مضمون نے جس حقیقت سے آپکو روشناس کرایا، کیا اسکی تہ تک پہنچے؟ یہ فضائلِ بعض

صحابہ تو ہیں، مگر آپنے ان سے کیا نتیجہ اخذ کرنا ہے؟ اگر ابتک عقل کی رسائی ان سوالوں کے جوابوں تک نہیں ہوئی تو یہ مضمون پھر غور سے پڑھیں۔ ساتھ ہی سوچتے رہیں کہ ان مشہور معلومات کو ایک خاص عنوان کے تحت کیوں مرتب کیا گیا؟ کچھ باتیں اسمیں ضرور نئی (آپکی معلومات کی نسبت سے) ہیں۔ یہ سب ملا کر آپکو کسی نہایت درجہ اہم سمت متوجہ کرنے کیلئے ہیں۔ 'السابق' میں آپکو چونکایا گیا، 'نظرِ غائر' میں دعوتِ فکر دی جارہی ہے اصلاح فکر کی۔ آیا منفی چرچوں سے مثبت نظریات کیطرف اپنے ذہن کا رخ موڑتے ہیں؟ اگر آپ اس میں کامیاب ہوئے تو آپ اپنی نظری بنیاد، 'ایمان' کو بچالیں گے۔

بتوفیق اللہ الھادی جلّ شانہٗ وبرکتِ محمدِ المھدی اخر النبیین ﷺ واصحابہٖ نجوم الھدیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین

مضمون نگار: محمد نبراس، رحمہٗ اللہ فی الدارین۔

گھوٹوی روڈ، بھاول پور کینٹ۔

(حصہ دوم۔) فہرسِ بعض صحابیات کے انفرادی فضائل:

عنوان:	صفحہ
السابق۔	۲
حضرت آمنہؓ۔	۲
〃 شفاءؓ۔	۲
〃 ثویبہؓ۔	۲
〃 امِّ ایمنؓ۔	۲
〃 خدیجہؓ۔	۳
〃 زینب	۳
〃 رقیہؓ۔	۳
〃 امِّ کلثومؓ۔	۳
〃 فاطمہؓ۔	۳
〃 اُمامہؓ۔	۴
〃 اسماء	۴
〃 اسماء	۴
〃 نسیبہ	۵
〃 صفیّہ	۶
الغرض:	۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

بعض صحابیات کے انفرادی فضائل۔

یہ تحفہ ہے اس کی خدمت میں جو، حدیث رسول ﷺ:

مَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ

کا قائل ہے۔

السابق:

حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی پسلی سے انکی زوجہ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو اسلیئے خلق فرمایا کہ: جو فطرۃ میں مرد کے تابع ہوگی، وہ دینِ فطرۃ اسلام میں بھی تابع ہوگی۔ اسلیئے جہاں 'یا بنی آدم' اور 'یا بنی اسرآئیل' آیا اس میں صرف بیٹوں کو لینے کی بجائے کل اولاد کو لیا گیا ہے۔ جہاں یا ایھا الذین آمنوا فرمایا گیا ہے، صرف مذکر کو حکم نہیں، بلکہ اُسکی تبعیت میں مؤنث کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

شانِ نزول آیت:

فضائل کے ضمن میں جب صرف مردوں کو ذکر کیا تو عورتوں کو تردد ہوا کہ کہیں انکی محنتِ اعمال صالحہ بے نتیجہ تو نہیں! اس سوال کو متعدد عورتوں نے جن میں اسماءً بنت عمیس، ام عمارہ انصاریہ اور انیسہ انصاریہ شامل ہیں، نبی رحمۃ للعلمین کے گوش گزار کیا تو آیت، اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ...کا نزول ہوا۔ الخازن

اسمیں بتایا گیا کہ مذکر و مؤنث، سب اپنے حسنِ عمل کا ثمرہ پائیں گے۔ اللہ و رسولہ کسی کو اسکے اجرِ عملِ صالح سے محروم نہ فرمائیں گے۔ مگر قابلِ غور یہ امر ہے کہ اس آیت میں بھی، تبعیت کو، بذریعہ عطف ملحوظ

رکھا گیا ہے کہ پہلے المسلمین لایا گیا ہے اسکے بعد المسلمات.....ذکر کی گئی ہیں۔

ایمان وفقاہت والے کیلئے اسمیں یہ مسئلہ رکھا گیا ہے کہ:

جو تخلیق میں تابع رہی وہ ہمیشہ تابع ہی رہیگی۔ جیسا کہ فرمایا: الرجال قوّامون علیٰ النساء اور ..وللرجال علیهنّ درجه۔ اور فاِن اطعنکم۔ آیۃ الاحزاب کا آخر'' اعد الله لهم ''ضمیر مذکر لیئے ہوئے ہے۔ اس سے تبعیتِ مؤنث ہویدا ہے۔

جن فضائل سے خواتینِ اسلام کو بھی نوازا گیا، جو اس وقت صحابیات تھیں، انکا کچھ نقشہ یہ ہے۔

امُّ محمدِ ﷺ سیِّدۃ آمنہ سیدۃ السیِّدات رضی اللہ عنہا۔

i) آپ رضی اللہ عنہا، وہ صحابیہ ہیں جنہیں وہ فضیلت ملی جو کسی کو ملنا ممکن ہی نہیں۔ آپ والدۂ سیدِ دو عالَم ﷺ ہیں۔ سبحان اللہ العظیم۔ آپ ہی اللہ کے بندہ (حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما) کی امانت کی امین بنیں۔

(ii) آپ وہ صحابیہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نور کے دیدار کا شرف پایا۔ یعنی اپنے بیٹے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔

(iii) دنیا کی غذاؤں میں سے سب سے پہلے حبیب اللہ کو جو غذا ملی وہ آپکا دودھ تھا۔

(iv) یہ وہ صحابیہ ہیں جو سب سے پہلی خادمۃ خاتم النبین بنیں۔

(v) جنکے گھر میں سب سے پہلے میلاد النبی کی محفل سجی۔ جسکے حاضرات میں، حضرت ھاجرہ، حضرت مریم اور حضرت آسیہ کے ساتھ، حورانِ جنّت بھی تھیں۔ دیگر بہت سارے، اللہ کے بندے جو زمین اور آسمان کے درمیان کھڑے تھے۔ اُن سب نے حضرت عبدالمطلب کو بھی مبارک دی۔

(vi) واحد صحابیہ ہیں جنہوں نے وقت ولادت النبی جہاں کے مشرق ومغرب اپنے بالاخانہ کے جھروکہ

سے مشاہدہ فرمائے۔

حضرۃ شفاءؓ رضی اللہ عنہا: وہ صحابیہ ہیں جو حضور نورِ مجسم کی پہلی دایہ بنیں، یہ حضرۃ عبدالرحمٰن بن عوف کی ماں ہیں

ثُوَیبِیَہ : دودھ کی ماں ۔

ام ایمن : یہ وہ صحابیہ ہیں کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے آخری لمحات میں حضور کو جن کے سپرد کیا تھا۔ رسول اللہ انہیں امی کہہ کر یاد کیا کرتے تھے اور انکی قبر میں کچھ دیر کیلئے لیٹے تھے۔

ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا (i) یہ صحابیہ سب سے پہلی زوجۃ الرسول ہیں۔

(ii) یہی وہ صحابیہ ہیں جو سب سے پہلی مؤمنہ ہیں۔

(iii) جنہوں نے اپنا سب کچھ سپرد رسول خدا کر دیا۔

(iv) جنکے لحاظ سے دشمن آپ ﷺ کو ایذ اُ دینے سے ھچکچاتے۔

(v) جو سب سے پہلے حضور کی اولاد کی ماں بنیں۔ انسے آپکے ۲ بیٹے، ۴ بیٹیاں ہوئیں۔

حضرت سیدہ زینب بنت رسول اللہ من خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔ وﷺ

(i) یہ وہ صحابیہ ہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ کی پہلی بیٹی ہیں۔

(ii) جنکے بارہ میں حضور نے فرمایا: ھٰذہٖ افضل بناتی، اُصیبتْ فیَّ۔ (زرقانی شریف: ج ۲)

(iii) شوہر ابوالعاصؓ عرصہ تک نا مسلم رہے۔ جب اسلام لائے تو حضور شارع ﷺ نے اسی پہلے نکاح کو باقی رکھا اور اپنی اس بیٹی کو انکے اسی شوہر کو لوٹا دیا۔ (یہ اُنکی خصوصیت ہے۔)

حضرت رقیہ بنت الرسول من خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔

(i) یہ وہ شان والی صحابیہ ہیں جنہوں نے حضرت ھود علیہ السلام کی زوجہ کے بعد سب سے پہلے، اپنے شوہر حضرۃ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت فرمائی یعنی رِضاءِ رب کیلئے وطن چھوڑا۔

(ii) یہ وہ صحابیہ ہیں جنکی آخری گھڑیوں میں انکے شوہر بدری صحابی امام ذوالنورین کو نبی اللہ ﷺ نے تیمار

داری کیلئے بدر سے مدینہ منورہ رسول مکرم نے اس تلقین کے ساتھ بھیجا کہ میری بیٹی کی آخری سانسوں میں تمہاری موجودگی اسکی کی تسکین کا سبب ہوگی۔

حضرت سیدہ ام کلثوم بنت الرسول من خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔

(i) یہ وہ صحابیہ ہیں جنکے حضرت عثمان غنی کے نکاح میں آنے کے سبب وہ امام ذوالنورین ہوئے۔

(ii) یہ وہ صحابیہ ہیں جنکے بارہ میں جبریل امین نے آکر حضور ﷺ سے کہا کہ اللہ اکبر کے حکم سے اپنی بیٹی عثمان غنی سے بیاہ دیں۔

حضرت سیدۃ نساء اہل الجنہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا۔

(i) یہ وہ واحد صحابیہ ہیں جنکی تینوں بہنیں جب وفات پا گئیں تو انکے ابو جان، جانِ جہانان، حضرت سیدنا ومولینا محمد رسول اللہ ﷺ کا اُن تینوں کے حصہ کا پیار بھی انکو ملا۔

(ii) یہ وہ منفرد صحابیہ ہیں جنکے دو بیٹے ہوئے اور انکو حضرت شارع ﷺ نے اپنے بیٹے قرار دیکر ایک منفرد و عظیم شرف عطاءَ فرمایا۔ انکو اور انکی اولاد کو اپنے نسب کے اشرف و اعلیٰ درجہ پر فائز فرمایا۔ (یہ حکم شرعی ہے۔)

(iii) یہ وہ منفرد صحابیہ ہیں جنکے والد پر جب اللہ کے دشمن عقبہ نے اونٹ کا اوجھ رکھا تو یہ وہ بوجھ ہٹاتی تھیں اور دشمن کو بددعاءَ دیتی تھیں۔ (البخاری باب مالقی النبی واصحابہ من المشرکین)

(iv) یہ وہ صحابیہ ہیں جنکے گھریلو کام کاج میں کوئی ہاتھ بٹانے والا نہ ہونے کے سبب رسول پاک نے آپکو وظیفہ بتایا کہ رات کو سونے سے قبل ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدِ للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھا کریں۔ اسطرح انکو کاموں میں سہولت میسر آئی۔ گویا کہ فرشتے شریکِ کار ہوئے۔ حضرت مولیٰ المسلمین علیؓ المرتضیٰ نے بھی یہ وظیفہ جاری رکھا۔ اس ورد کو تسبیحِ فاطمہ کہتے ہیں۔

(حضور ﷺ نے نادار مؤمنین کو جو وظیفہ بتایا تھا وہ تھا، روزانہ فرض نمازِ پنج گانہ کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدِ للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کے بعد ایکبار تیسرا کلمہ اللہ اکبر تک پڑھنا۔ یوں یہ ۱۰۰ پورے ہوئے۔ اسکو تسبیح المساکین کہتے ہیں۔)

(v) سیدہ کے القاب، الزہراءُ، البتول، سیدۃ نساء العلمین، فِضَّۃُ کبد رسول اللہ بھی ہیں۔

حضرت اُمامۃ بنتُ ابی العاص من سیِّدۃِ زینبِ بنتِ النبی صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم من خدیجہ الکبریٰ۔

(i) وہ صحابیہ ہیں کہ جب چھوٹی سی تھیں تو انہیں نبیِ مشفق ومہربان، امامہ کے نانا جان ﷺ نے اپنے بازوؤں میں لیکر نماز ادا فرمائی۔ رکوع وسجود میں اتار دیتے، پھر گود میں لیلیتے۔ (نبی جو چاہیں سو درست ﷺ)

(ii) یہی صحابیہ ہیں جن کے لئے فرمایا: ھِیَ اَحَبُّ اَھلِی اِلَیَّ [مجھے اپنے اھل میں یہ سب سے پیاری] (رحمۃ للعلمین)

(iii) سیدنا علی المرتضیٰ سے سیدہ الزہراءُ نے کہا تھا: میرے بعد امامہ سے شادی کرنا۔ اور آپ نے انکی اس وصیت پر عمل کیا۔

حضرت اسماءَ، زوجۃ ابی بکرن الصِدّیق رضی اللہ عنہ

(i) وہ صحابیہ ہیں جنہیں السیدۃ الزہراءُ رضی اللہ عنہا کی، آخری بیماری کے دوران طویل خدمت گزاری کی سعادۃ حاصل ہوئی۔

ii) یہ وہ ہیں جنہوں نے السیدہ کی فرمائش پر جنازہ کو ڈھانپنے والا چھجا تیار کر کے دکھایا تو انہوں نے اظہار پسندیدگی فرمایا اور اِنکی تعریف کی۔

(iii) یہی صحابیہ ہیں جنہیں السیدہ البتول نے وصیت کی کہ سیدُنا علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ملکر مجھے غسل بعد الوفاۃ دینا۔ چنانچہ حضرت علی پانی وغیرہ انہیں تھماتے اور یہ بی بی پاک کو نہلاتیں۔

حضرت اسماءَ بنتِ ابی بکرن الصدّیق رضی اللہ عنہا۔

یہ وہ صحابیہ ہیں جنکے بیٹے حضرۃ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو شداد حجاج بن یوسف نے گرفتار کرا کر سولی پر چڑھا دیا تھا۔ آپکا لاشہ تین دن لٹکا رہا۔ بوڑھی ماں وہاں سے گذریں، اسے دیکھ کر بہ لہجۃ التحسین کہا: واہ کیا شان ہے شہ سوار کی، تیسرا دن ہے ابھی تک سواری سے اترا نہیں۔ ظالم حاکم نے جب سنا، انکے جسم کو اتار کر دفن کیلئے دیدیا۔ (حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ انہی کے نواسہ ہیں)

الولد الحرُّ يقتدی بآبائِہِ الغُرِّ۔ مرداں ہمیں کنندوازمرد ماں چنیں آید۔

. [شریف اولاد اپنے بزرگوں کی تاریخ دہراتی ہے۔ شیر جوانان جرائت پیشہ کی شان اسی طرح نظر آتی ہے۔]

حضرت امِّ عمّارۃ نسیبۃ ، رضی اللہ عنہا۔

(ا) وہ جری صحابیہ ہیں جنہوں نے پانی وغیرہ کی ذمّہ داری چھوڑ کر حضور محبوبِ ربِ کائنات عزّ وجلّ وﷺ کے دفاع کی مشغولیت اختیار کر لی۔ شدید زخمی ہونے کے باوجود مصروفِ پیکارِ کارزار رہیں۔ اُنکے احد میں تیرہ گہرے زخم آئے مگر پرواہ تک نہ کی۔

(اا) یہی صحابیہ ہیں جنکے بیٹے کا احد میں خون نہ رک رہا تھا، انہوں نے زخم پر پٹی باندھی اور کہا، بیٹا، اٹھ آقا کا دفاع کر! یہ سن کر آقاءِ صاحب عطاؑ نے فرمایا: 'اے امِّ عمارہ! جو ہمت اور طاقت تم رکھتی ہو، وہ کس میں ہے؟

ااا) یہی صحابیہ ہیں جنہوں نے احد میں کافر کی پنڈلی پر تلوار چلائی تو وہ آقا کے قدموں میں آ گرا۔ اسپر آقاءِ نعمت ﷺ نے اتنا تبسم فرمایا کہ آپکے نواجز مبارکہ (داڑھیں) ظاہر ہو گئے۔

(iv) یہی صحابیہ ہیں کہ انکے اور انکے شوہر و اولاد کے حق میں نبی اللہ ﷺ نے دعاؑ فرمائی:

' 'الھمَّ اجعلھم رُفقآئی فی الجنّۃِ''۔ (مدارج)

(v) یہ وہ صحابیہ ہیں جو معرکہ مسیلمہ کذاب میں جنگ لڑتے ہوئے ایک بازو کٹا بیٹھیں مگر قتال سے باز نہ آئیں۔ شیخ محقق دہلویؒ نے لکھا:

''شیر جب کچھار سے برآمد ہوتا ہے تو ہر شخص یہی کہتا ہے کہ شیر آیا۔ کوئی یہ نہیں کہتا کہ نر نکلا، مادہ نکلی!''

(vi) اسی صحابیہؓ کا وہ بیٹا تھا، جنکا نام خبیب تھا، صحابی رسول تھے۔ انکو مسیلمہ کذاب نے اغوا کر لیا تھا۔ ان سے پوچھنے لگا، اتشھد انّ محمداً رسول اللہ؟ قال خبیبٌ نعم! قال الکذاب لعنہ اللہ، اتشھد انی رسول اللہ؟ قال الصحابیؓ، لا۔ اسپر انکے ایک حصہ جسم کو کاٹا۔ اسیطرح کٹتے کٹتے ''نعم اور لا'' کہتے کہتے پورے کٹ گئے

حق رحمت کند آں عاشقان پاک طینت را۔ رضی اللہ عن سائر الصحابۃ والصحابیات۔

حضرت صفیہ بنتِ عبد المطلب رضی اللہ عنہا۔ ایک غزوہ کے دوران، حفاظتی نقطہ نگاہ سے صحابیات کو قلعہ میں رکھا گیا تھا۔ ان میں یہ بھی تھیں۔ ایک یہودی سردار کو ٹوہ لیتے دیکھ کر، پتھر سے اسکا سر کوٹا اور کاٹ کر اسکے لشکر کیطرف پھینک دیا تو یہودی لشکری ڈر کر بھاگ گئے۔

غرض هذا المضمون

اللہ یُعطِی وَ اِنَّمآ اَنا قاسِمٌ

اسمِ ذاتی یوں ذکر کیا که اسکو ساری صفات کاحامل سمجھا جاتاھے۔فعلِ مضارع استعمال میں دوام و استمرار کاحامل فعل ھے۔جس سے کثرت کی طرف اشارہ ملتاھے۔

کلمه حصر' انّما' کامدخول جمله خبریه ھے۔'انا'مبتدأ اور 'قاسمٌ' خبرھے۔جسکا مشتق منه 'قسمٌ' ھے۔اسکاترجمه،بانٹنا اور'خیر کا حصه' ھے۔انّما کامدخول(یعنی بانٹنا وخیرکا حصه) اسے حاصل ھوگا جو اسکے مبتدأ کے ساتھ مختص ھو۔

چونکه صحابة النبی(اضافة زیرِ غور رھے۔)،اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ﷺ کے ساتھ بلا واسطه مختص ھیں،جسکی دلیل "محمدٌ رسول اللہ.و الذین معهٗ . .الآیة۔اور 'خیرالقرونِ قرنی. .الحدیث،لھٰذاخیر بٹتے وقت انھی کو سب سے زیادہ حصة الخیر (بے شمار فضیلتوں کے ساتھ سب سے بڑی فضیلت صحابیت۔)ملا۔

کلمه' اَنَا 'اسم ھے اور کلمه' قاسمٌ 'بھی۔اور یه کسی بھی زمانه از زمانهاءِ ثلاثه میں منحصر نھیں ھوتا۔اور فعل کا مفعول مذکور نھیں اور نه ھی قاسمٌ کا کوئی۔اس طرح مندرجه بالا قولُ النبیّ ﷺ سے اسبات کا علم حاصل ھوا که:دینے و الا اسطرح دینے پر آیا که ھرچیز ازقسمِ خیراور سب کچھ از بھلائی دیتاچلاجارھاھے،اور حبیب اللہ ھر زمانه

میں ہرایک کو دئے جارہے ہیں۔تو کوئی بتائے کیانہیں دیرھا،اور کیا نہیں بانٹ رہے؟اور کس کونہیں مل رہااور کیانہیں پارہے؟(آیاعطاء رسول کے انکاری کومل رہاھے؟ نہیں؟تووہ سچاھوا!)

جس کو ملااسنے کہا:

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذی شان گیا

ساتھ ھی منشیءِ نعمت کا قلم دان گیا

خیر القرون میں جوسب سے اول تھے، **السابقون الاولون من المهاجرین والانصار** انھیں ھرجھان کی کل خیرملی کہ انھیں خودقاسم الخیر ملے(جو انکا اصل مقصودتھا) یوں وہ بنے...... کَزَرعٍ اَخرَجَ شَطئَهٗ فَآزَرَهٗ فَاستَغلَظَ فَاستَویٰ عَلیٰ سُوقِهٖ یُعجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیظَ بِهِمُ الکُفَّارَ [...بوئی ھوئی نے اپناپٹھا(سَرا)نکالا،پھر اسکی کمر(تنا) کومضبوط کیا،پھروہ فصل گھنی ھوئی(گتھ گئی)پھر وہ اپنی نال پر(پائوں پر) کھڑی ھو گئی۔یہ فصل اپنے بونے والوں(اللہ ورسولہٗ) کی نگاہ میں جچتی ھے(خوش کن ھے)۔یہ اسلئے تاکہ جَلائے کفار کے(یعنی منکروں کے)دلوں کو۔(اور صحابہ کے ترقیءِ درجات سے "قل موتوابغیظکم"کاحکم نافذ ھو)صحابہ تووہ ھیں جنکے لئے فرمایا:"فَالسّابِقُونَ السَّابِقُونَ ، اُولٰئِكَ الُمُقَرَّبُونَ ، فِیُ جَنّٰةِ النَّعِیُمِ ،

جوچیز کہ دنیامیں نفع لانے والی تھی یعنی ربوٰ ، وہ صحابہ نے ترکردی۔جوچیز کہ آخرت میں نفع لانے والی تھی یعنی زکوٰۃ ،اسکے منکروں سے جھاد کیا۔وہ کون تھے؟

وہ تھے صحابة الرسول!

توصحابہ، اللہ ورسولہ کے بارہ میں وہ کتنے مخلص ھوئے۔آیاوہ لوگ بی بی جان کی وراثۃ کھاسکتے تھے؟بی بی کی ملکیت/(ھبہ)پرقبضہ کرسکتے تھے؟وہ بی بی جی کو دکھا سکتے تھے؟اللہ تعالیٰ عمّایصفون نے ان ھی کیلئے توفرمایا:..حَبَّبَ اِلَیْکُمُ اْلاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ،وَکَرَّہَ الیکم الْکُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ؛اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرَّاشِدُوْنَ ۰ فَضْلًا مِنَ اللّٰہِ وَنِعْمَۃً.(الحجرات:۷)ایمان کو انکا محبوب اورانکے دلوں کی آرائش وزیبائش بنایا۔ کفر،برائی اورنافرمانی سے انھیں نفرت کرناسکھایا،انھی کوھدایت یافتہ قراردیا۔وھی اللہ کی طرف سے بڑھائے ھوئے اورنعمت پائے ھوئے ٹھرائے گئے۔وہ گرمعیارِایمان نھیں توپھرکون؟انھی کیلئے تو فرمایا:

اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ(عَلٰی رَسُوْلِہٖ)وَعَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی،وَ کَانُوْااَحَقَّ بِھَاوَ اَھْلَھَا..۔یہ وھی ھیں، جن میں سے بوبکر،عمر ،عثمان وعلی ھیں،اورمعاویہ بھی؛ انھی میں‌سے عائشہ وحفصہ وغیرھمابھی...جنکوتقویٰ لازم کردیااورکھہ دیاکہ یہ اسکے زیادہ‌حق دار اور زیادہ لائق ھوئے۔

الحمد لك یاالنعیم،والصلوۃ و السلام علیٰ حبیبك النعیم،وعلیٰ آلہٖ النعیم۔

یاربّ! تقبل من مصنفہ محمد نبراس،وارحمہ یا اللہ فی الغُدُوِّ والمعاد۔